



سوال

(163) کیا آدمی روزانہ بالوں کو کٹھی کر سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روزانہ کٹھی کرنا منع ہے، ناپسندیدہ ہے یا روزانہ کر سکتے ہیں؟ دلیل مع حوالہ لکھیں کچھ ساتھیوں کو حوالے دکھانے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو سنوار کر رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من کان شعرہ ً فلیکرمہ))

"جس کے بال ہوں وہ ان کی عزت کرے۔" (ابوداؤد، کتاب الترجل)

جاہر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ایک پرانگندہ سر آدمی دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے تو فرمایا:

((اناکن سجدۃً لہما یسکن بہ شعرہ))

"کیا اسے کوئی چیز نہیں ملتی تھی جس سے اپنے ساکن کر لے (یعنی بکھرنے سے روک لے)۔"

ایک اور آدمی دیکھا جس نے میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے تو فرمایا:

((اناکن بدایسجدۃً لہما یسکن بہ ثوبہ))

"کیا اسے پانی نہیں ملتا تھا کہ اس سے اپنے کپڑے دھو لیتا۔" (ابوداؤد کتاب اللباس باب فی غسل الثوب)

حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ذہبی نے بھی ان کی موافقت فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کپڑے صاف ستھرے رکھنے چاہیے اور بال بھی سنوار کر رکھنے چاہیے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو بھی پسند نہیں فرمایا کہ آدمی زیب و زینت اور بنا تو سنجھار میں لگا رہے اور ہر وقت بالوں کی آرائش میں ہی الجھا رہے بلکہ



آپ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عبد اللہ بن شفیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ مصر کے عمال (امیر) تھے ان کے پاس ان کا ایک ساتھی آیا تو ان کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ پوچھا کیا بات ہے کہ میں آپ کے بال بکھرے ہوئے دیکھ رہا ہوں حالانکہ آپ امیر ہیں تو انہوں نے جواب دیا: "کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینانا عن الإرفاء" اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارفاء اور آرام طلبی (نراکت) سے منع فرماتے تھے۔ "ہم نے پوچھا ارفاء کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

((الترجل کل یوم))

"روزانہ کنگھی کرنا۔" (نسائی باب الترجل)

شیخ ناصر الدین البانی نے سلسلہ صحیحہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مصر کے یہ امیر فضالہ بن عبیدتھے۔ چنانچہ ابوداؤد میں ہے کہ عبد اللہ بن بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے فضالہ بن عبید کی طرف سفر کیا جب کہ وہ مصر میں تھے۔ ان کے پاس پہنچے تو کہا کہ میں تمہاری زیارت (ملاقات) کے لئے نہیں آیا بلکہ میں نے اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی مجھے امید ہے آپ کے پاس اس کا علم ہو گا انہوں نے پوچھا کونسی حدیث؟ تو انہوں نے حدیث بتائی۔ اس صحابی نے فضالہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ آپ کے بکھرے ہوئے بالوں والا دیکھ رہا ہوں حالانکہ آپ اس علاقے کے امیر ہیں تو انہوں نے فرمایا:

((إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینانا عن تفریح من الإرفاء))

"رسول اللہ ہمیں ارفاء (آرام طلبی اور نراکت) سے منع فرمایا کرتے تھے۔"

پوچھا کیا بات ہے آپ کو جو ہا پسنے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ:

((کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینانا عن تفریح من الإرفاء))

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ کبھی کبھی ہم ننگے پاؤں چلا کریں۔" (ابوداؤد اول کتاب الرجل)

شیخ البانی نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند بھی بخاری مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔

عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

((نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الاغبا))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ناغہ سے۔" (نسائی باب الرجل غبا)

اس کے علاوہ یہ حدیث ابوداؤد ترمذی، احمد ابن حنبل اور بہت سے محدثین نے ذکر فرمائی ہے۔ ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیخ ناصر الدین البانی نے فرمایا کہ اس کے راوی بخاری مسلم کے راوی ہیں مگر حسن بصری مدلس ہیں اور انہوں نے تمام سندوں میں "عن" کے لفظ سے روایت کی ہے لیکن اس کے شاہد موجود ہیں جو اسے قوی کرتے ہیں۔ فضالہ بن عبید کی روایت اوپر گزر چکی ہے۔



احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بالوں کو روزانہ کنجھی نہیں کرنی چاہیے لیکن نسائی کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بال بہت زیادہ بکھرے ہوں تو روزانہ کنجھی کی اجازت ہے :

((عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَتْ زَيْنَةُ ضَمِيَّةَ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «فَأَمْرُهُ أَنْ يُسَخَّنَ إِلَيْنَا، وَأَنْ يَسْرَجَلَ كُلَّ يَوْمٍ»))

"ابوقتادہ سے روایت ہے کہ ان کے سر پر بھاری بال تھے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ بالوں سے بچھا سلوک کریں اور ہر روز کنجھی کریں۔" (سنن نسائی باب الرجل)

اس حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے بعض حضرات نے یہ تطبیق دی ہے کہ اگر بھاری بال ہوں تو روزانہ کنجھی کرنا ناجائز ہے۔ لیکن شیخ ناصر الدین البانی نے سلسلہ الاحادیث الصحیحہ کی حدیث ۲۲۵۲ کے تحت فرمایا ہے کہ ابوقتادہ کی طرف منسوب یہ روایت جس میں انہیں روزانہ کنجھی کرنے کا حکم دیا ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ان احادیث کے خلاف ہے جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنجھی سے منع فرمایا ہے۔ اس کی سند میں کئی خرابیاں ہیں نسائی کی سند اس طرح ہے :

"أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَقْدَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَكْدَرِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَجُلٍ"

شیخ ناصر الدین حفظہ اللہ نے جو خرابیاں بیان کی ہیں ان میں سے موٹی چند خرابیاں بیان کی جاتی ہیں پوری تفصیل سلسلہ صحیحہ کی پانچویں جلد میں دیکھیں۔

(۱) محمد بن المنکدر اور ابوقتادہ کے درمیان سند کٹی ہوئی ہے کیونکہ محمد بن المنکدر نے ابوقتادہ سے سنا نہیں ہے جیسا کہ حافظ ابن جریر نے التہذیب میں تحقیق بیان فرمائی ہے۔

(۲) عمر بن علی بن مقدم کی تہذیب ہے۔ یہ ابن مقدم عجیب تہذیب کر تے تھے جو علماء کے نزدیک تہذیب سکوت کے نام سے معروف ہے۔ تہذیب میں ان کے حالات کا مطالعہ فرمائیے۔

(۳) محمد بن منکدر سے عمر بن علی بن مقدم کے علاوہ سفیان (ثوری) نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے مگر اس میں "وکان یدہنہ ویدعہ بوما" ابوقتادہ ایک دن بالوں کو تیل لگاتے تھے اور ایک دن چھوڑ دیتے تھے۔" یہ روایت بیہشتی میں ہے۔

سفیان ثوری کی روایت صحیح احادیث کے مطابق ہے کہ روزانہ کنجھی نہیں کرنی چاہیے اور اس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ عمر بن علی بن مقدم کی روایت منکر ہے اور ابوقتادہ جیسے جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق گمان بھی یہی ہوتا ہے کہ وہ صحیح احادیث کے مطابق مانع سے ہی کنجھی کرتے ہوں گے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ صحیح مسئلہ کے مطابق روزانہ کنجھی کرنی چاہیے۔ روزانہ کنجھی کرنے کے جواز کی کوئی حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

حداماعندی والنداعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج 1

محدث فتویٰ